سوال

(116) کسی کمیونسٹ کا اپنے والدین کی وراثت میں حقدار ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتی ہے۔ لیکن جب یہی اولاد سرکش ،نافرمان اور بے دین ہوجائے تو والدین کے لیے عذاب بھی بن جاتی ہے۔ میں بھی ان بدنصیب والدین میں سے ہوں، میں نے اپنے بڑے لڑکے کو تعلیم کی خاطر ملک سے باہر بھیجا۔ اس نے وہاں جاکر تعلیم حاصل کی اور ساتھ ہی ساتھ اس نے وہاں کے مذہب یعنی کمیونزم کو اختیار کرلیا۔ اب وہ کسی مذہب کو نہیں مانتا۔ خدا کو نہیں مانتا۔ اسلام کی تعلیمات کا مذاق اُڑاتا ہے۔ میں یا میرے دوسرے بچے جب اس سے بحث کرتے ہیں اور اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ دین اسلام کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے۔ اس لیے اب ہم نے اس سے کچھ کہنا چھوڑدیا ہے۔ میں، میرے آباء واجداد دین دار تھے اور میں خود بھی بحمداللہ دین دار ہوں لیکن میرا یہ بیٹا بددین ہوکر میرے لیے ناسور بن گیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ میری جائیداد میں وارث ہوگا۔ اس کی لامذہبیت اور سرکشی کے ہم والدین کس حدتک ذمہ دار ہیں؟ کیا اللہ کے حضور اس بارے میں ہم جواب دہ ہوں گے؟ اور ہمیں اس کی سزا ملے گی؟ مجھے تسلی بخش جواب مطلوب ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوال سے مشابہ ہی اس عورت کا سوال تھا جس نے کسی کمیونسٹ مرد سے شادی کے جواز کی بابت سوال کیا تھا۔ اسے میں نے یہ جواب دیا تھا کہ کسی مسلمان عورت کی شادی کسی کمیونسٹ مرد سے کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ کیونکہ محض اسلامی نام رکھ لینے سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا۔ جب تک وہ دین اسلام پر یقین کامل نہ رکھتا ہو اسے مسلمانوں میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ کمیونزم وہ تصور ہے جو کسی مذہب کو نہیں مانتا۔ کسی خدا کو تسلیم نہیں کرتا اور مذہب کی باتوں کو خرافات تصور کرتا ہے۔ کمیونزم تو شرک سے بھی بدتر گناہ ہے۔ کیونکہ مشرک شخص کم از کم خدا پر ایمان رکھتا ہے۔ بعض مشرکین آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں اور مذہب کی بہت ساری باتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن کمیونزم نہ خدا کو تسلیم کرتا ہے اور نہ کسی مذہب بات کو۔

ان اسباب کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو اولاد کمیونزم پر مصر ہو اور اس سے توبہ کرنے پر آمادہ نہ ہو تو ایسی اولاد اپنے مسلم والدین کی جائیداد کی وارث نہیں ہوسکتی۔ کیوں کہ وارث کی اولین شرط ہے وحدتِ دین۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

"لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ" (صحاح ستہ)

''نہ مسلمان کسی کافر کا وارث ہوسکتا ہے اور نہ کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث ہوسکتا ہے''

بلکہ ایسی اولاد جو دین اسلام کو تسلیم نہیں کرتی ہے وہ مسلم گھرانے کا فرد شمار نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ جب نوح علیہ السلام نے اپنے کافر بیٹے کی خاطر دعا کرتے ہوئے کہا تھا :

"رَبِّ اِنَّ ابنی مِن اَہلی"

''خدایا! میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے''

اس پر تعالیٰ نے ان کی سرزنش کی اور فرمایا :

قالَ يـٰنوحُ إِنَّهُ لَيسَ مِن أَهلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيرُ صـٰلِحٍ ... ٤٦ ... سورة ہود

''اے نوح (علیہ السلام) وہ تیرے گھرانے والوں میں سے نہیں ہے وہ تو ایک بگڑا ہوا کام ہے''

اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفر کی وجہ سے باپ، اور بیٹے کے درمیان رشتہ ختم ہوجاتا ہے۔ اسی طرح فقہاء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ مرتد شخص بھی اپنے مسلم رشتہ داروں کی جائیداد کا وارث نہیں ہوسکتا۔

البتہ مسلم شخص اپنے کافر رشتہ داروں کا وارث ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض فقہاء کے نزدیک مسلم شخص کافر رشتہ داروں کا وارث ہوسکتا ہے کیوں کہ حدیث ہے :

"الإسلامُ يَعلو ولا يُعلى" (ابوداوَد، حاکم)

''اسلام غالب ہونے کے لیے ہے مغلوب ہونے کے لیے نہیں''

دلیل کے طور پر انہوں نے اس واقعے کو بھی نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسوداالعجلی کو جب اس کے مرتد ہونے پر قتل کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جائیداد اس کے مسلمان وارثوں میں تقسیم کی بعض فقہاء کے نزدیک صرف مرتد شخص کا وارث ہوا جاسکتا ہے۔ انہوں نے دلیل کے طور پر اس واقعے کو نقل کیا ہے۔

بہرحال اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ کافر اور مرتد شخص اپنے مسلمان رشتے داروں کا وارث نہیں ہوسکتا۔

رہی یہ بات کہ والدین اپنے بچے کی لادینیت کے کس حد تک ذمہ دار ہیں اور عنداللہ اس کے جواب دہ ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب مختصراً حاضر ہے۔

والدین نے اگر اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کی طرف بچپن ہی سے کوئی دھیان نہ دیا ہو یا اس میں کوتاہی برتی ہو۔ انہیں اسلامی ماحول فراہم نہ کیا ہو۔ انہیں اچھی اچھی باتیں نہ سکھائی ہوں اور سختی کے وقت ان پر سختی نہ کی ہو تو بلاشبہ ایسے والدین اولاد کے بگڑنے کے ذمے دار ہیں اگر اولاد بگڑ جاتی ہے۔ والدین کی ذمے داری محض کھانا کپڑا فراہم کرنا نہیں ہے۔ حدیث ہے :

"كُلُّكُم رَاعٍ وَكُلُّكُم مَسؤولٌ عَن رَعِيَّتِهِ، الإمامُ راعٍ ومَسؤولٌ عَن رَعِيَّتِهِ" (بخاری اور مسلم)

''تم میں سے ہر شخص ذمے دار ہے اور اپنی رعیت کے سلسلہ میں جواب دہ ہے۔ مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنے گھر والوں کے سلسلہ میں جواب دہ ہے''

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا قوا أَنفُسَكُم وَأَهليكُم نارًا﴾ ٦ ... سورة التحريم

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے۔''

اس کے برعکس اگر والدین نے اپنے بچے کی تعلیم وتربیت کی طرف پوری توجہ دی ہو اور اس کی مناسب اور اسلامی ماحول بھی فراہم کیا ہو اور اس کے باوجود بچہ بگڑ جائے تو والدین اس کے بگڑنے کے ذمے دار نہیں ہیں۔ وہ اللہ کے نزدیک اس بارے میں جواب دہ نہیں ہیں۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ نوح علیہ السلام نے اپنے کی تربیت پور پوری توجہ صرف کی اور پھر بھی وہ کافر رہا۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو ہر ممکن طریقے سے اسلام کی طرف راغب کیا، لیکن وہ کافر ہی مرا۔ لوط علیہ السلام نے اپنی بیوی کو لاکھ سمجھایا لیکن اس نے کفر کا راستہ ترک نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا۔ انسان کی ذمے داری راہ صداقت کی طرف بلانا ہے، ہدایت دینا نہیں۔ ہدایت دینا تو صرف اللہ تعالیٰ کے بس میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّكَ لا تَهدى مَن أَحبَبتَ وَلـٰكِنَّ اللَّهَ يَهدى مَن يَشاءُ﴾ ٥٦ ... سورة القصص

''اے نبی کریم! تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے۔ مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 274

محدث فتویٰ